139

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ۲۲ ظہور ۱۳۵۰ہش ۲۲ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۴

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ شریف اپنی ساری تعلیمات کو علوم کی صورت اور فلسفہ کے رنگ میں پیش کرتا ہے

خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں ان علوم حقہ کی تبلیغ کے لئے اس سلسلہ کو قائم فرمایا ہے

"یہ بات ہرگز ہرگز بھول جانے کے قابل نہیں ہے کہ قرآن شریف جوام الکتب ہے دراصل قصوں کا مجموعہ نہیں ہے جن لوگوں نے اپنی غلط فہمی اور حق پوشی کی بناء پر قرآن شریف کو قصوں کا مجموعہ کہا ہے انہوں نے حقائق شناس فطرت سے حصہ نہیں پایا۔ ورنہ اس پاک کتاب نے تو پہلے قصوں کو بھی ایک فلسفہ بنا دیا ہے ...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس علمی زمانہ میں جبکہ موجودات عالم کے حقائق اور خواص الاشیاء کے علوم ترقی کر رہے ہیں اس نے آسمانی علوم اور کشف حقائق کے لئے ایک سلسلہ قائم کیا جس نے ان تمام باتوں کو جو فیج اعوج کے زمانہ میں ایک معمولی قصوں سے بڑھ کر وقعت نہ رکھتی تھیں اور اس سائنس کے زمانہ میں ان پر ہنسی ہو رہی تھی علمی پیرایہ میں ایک فلسفہ کی صورت میں پیش کیا۔ ... ...

قرآن شریف کبھی تعلیم کو قصے کے رنگ میں پیش نہیں کرتا بلکہ وہ ہمیشہ ایک علمی صورت میں اسے پیش کرتا ہے مثلاً بہشت و دوزخ کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ یعنی جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ کیا مطلب کہ خدا تعالیٰ اور دوسرے عالم کے لذات کے دیکھنے کے لئے اسی جہان میں حواس اور آنکھیں ملتی ہیں۔ جس کو اس جہان میں نہیں ملیں اس کو وہاں بھی نہیں ملیں گی۔ اب یہ امر انسان کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ ان حواس اور آنکھوں کے حاصل کرنے کے واسطے اسی عالم میں کوشش اور سعی کرے تاکہ دوسرے عالم میں بینا اُٹھے۔ ایسا ہی عذاب کی حقیقت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے قرآن شریف فرماتا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک آگ ہے جس کو وہ بھڑکاتا ہے اور انسان کے دل ہی پر اس کا شعلہ بھڑکتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عذاب الٰہی اور جہنم کی اصل جڑ انسان کا اپنا ہی دل ہے اور دل کے ناپاک خیالات اور گندے ارادے اور عزم اس جہنم کا ایندھن ہیں۔ ...

... غرض قرآن شریف اپنی ساری تعلیموں کو علوم کی صورت اور فلسفہ کے رنگ میں پیش کرتا ہے اور یہ زمانہ جس میں خدا تعالیٰ نے ان علوم حقہ کی تبلیغ کے لئے اس سلسلہ کو خود قائم کیا ہے کشفِ حقائق کا زمانہ ہے۔"

(الملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۳-۱۵۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ ظہور/اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا مکتوب گرامی

احمدی بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست

برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دن بدن کمزوری محسوس زیادہ ہی کر رہی ہوں۔ کھڑے ہوتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ گر پڑوں گی۔ سخت ضعف ہے۔ بدن میں درد ہے۔ سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ سفر کو بخیر گزارے اور خیر ہی رہے۔ میں وہاں سے تنہائی کی وجہ سے جلد آ گئی ورنہ ابھی میری لڑکی کے بچہ کی پیدائش کو تو شاید مہینہ سے زائد لگے گا۔ بہت دعا کریں خیریت رہے ہر طرح۔ اور خیر سے خدا تعالیٰ لڑکا دے عمر و اقبال پانے والا نیک بابرکت وجود۔ بڑا بیٹا جو پہلا بچہ ہے وہ بھی سلامت رہے اور تینوں بچیاں بھی۔ سب نیک نصیب ہوں۔ میں آپ سب کے لئے برابر دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ توفیق درد دل کی دعاؤں کی دے رہا ہے شرف قبولیت بھی وہی عطا فرمائے۔ جواب لکھنے سے معذور ہوں ایک بچی سے کچھ کارڈ لکھوائے تھے مگر وہ بھی مصروف ہے مجبوری ہے۔ خصوصاً جو خاص تکالیف میں مبتلا ہیں نذیر صاحب۔ شاہ صاحب داتا والے بشیر صاحب۔ ڈاکٹر زبیر صاحب جو بیمار ہیں اسی طرح کئی افراد اور ہیں بفضل خدا خاص دعا کر رہی ہوں۔ وہ دعا کریں کہ میری صحت بھی ٹھیک ہو اور اپنے عہد کے مطابق اس خدمت دعا کے قابل تاحیات رہوں۔ آمین۔

والسلام

مبارکہ

۱۰ صاحبزادگل روڈ۔ پشاور چھاؤنی

۱۶-۸-۷۱

"فوری ضرورت پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے" (المصلح الموعود)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اثر و جذب کی روحانی قوت

اللہ تعالےٰ جن پاک وجودوں کو روحانی جماعتوں کی امامت وقیادت سونپتا ہے ان کے اعمال واذکار بابرکت ہوتے ہیں ان کی زبان میں غیر معمولی تاثیر ہوتی ہے اسی تاثیر کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جو بات ان کی زبان سے نکلتی ہے جو تحریک وہ کرتے ہیں۔ اور جو سکیمیں وہ دین کی نصرت واشاعت کے لئے تیار کرتے ہیں وہ غیر معمولی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ان پر کچھ اس طرح نازل ہوتا ہے کہ جو باتیں بظاہر ناممکن اور محال نظر آتی ہیں وہ بھی ان کی قوت اثر و جذب کے نتیجہ میں ممکن ہو جاتی ہیں اور دیکھنے والے اس نظارہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔

قوت وجذب کی یہ طاقت دراصل امام الزمان کی برکات کا پرتو ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ ضرورت الامام میں امام الزمان کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے۔ انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں ... یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتی ہیں جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے ... امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالےٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ ... اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑتا وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کو دوبارہ فتح کرے۔ اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔" (ضرورت الامام)

ظاہر ہے کہ امام الزمان کے جو نائب اور خلیفہ ہوں گے وہ بھی ان خصوصیات کے وارث قرار پائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے اس بصیرت افروز رسالہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

"عمر رضی اللہ عنہ کو بھی الہام ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے تئیں کچھ چیز نہ سمجھا۔ اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تھی اس کا شریک بننا نہ چاہا۔ بلکہ ادنےٰ چاکر اور غلام اپنے تئیں قرار دیا اس لئے خدا کے فضل نے ان کو نائب امامت حقہ بنا دیا۔"

(ضرورت الامام)

حضور علیہ السلام کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ جو وجود اپنے تئیں کچھ نہ سمجھیں بلکہ ادنےٰ چاکر اور غلام قرار دیں اللہ تعالےٰ انہیں نائب امامت حقہ کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرماتا ہے۔ اور اس طرح امام حقہ کی برکات و تاثیرات کے بھی وہ وارث قرار پاتے ہیں۔

اصل اور حقیقی امامت حقہ تو تا قیامت سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جنہیں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے سراجاً منیراً قرار دیا ہے یعنی حضور ایک ایسے چمکتے ہوئے سورج ہیں جن کی روشنی اور نور سے ہر چیز منور ہو جاتی ہے اور اپنی استعدادوں کو ظاہر کر دیتی ہے۔ لیکن حضور کی اتباع اور برکت سے اور خود حضور کی دی ہوئی بشارت کے ماتحت اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے ایک بطل جلیل کی حیثیت میں امام الزمان کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے اور اب یہ برکات حضور کے ذریعے سے اور حضور کے خلفاء کے ذریعے سے ظاہر ہو رہی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام وقت کے ذریعہ سے

"انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں ... وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں اللہ تعالےٰ امام جماعت کی آواز میں ایک غیر معمولی قوت تاثیر پیدا فرماتا ہے وہاں اس کے متبعین بھی الٰہی برکات سے حصہ پاتے ہیں اور ان کو بھی ایسے اعلےٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں جن کی بدولت وہ دین کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔ یہ دونوں خصوصیات اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں موجود ہیں ایک طرف تو خلیفۂ وقت کی زبان سے نکلی ہوئی آواز میں اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی تاثیر رکھدی ہے اور دوسری طرف احباب جماعت کو اس نے قربانی کرنے کے ایسے اعلےٰ قویٰ عطا کئے ہیں کہ جو بھی تحریک ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ وہ اس پر شرح صدر سے لبیک کہتے ہیں۔ اور فاستبقوا الخیرات کا نمونہ دکھاتے ہوئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے ہیں کیونکہ وہ خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ

"قرآن مجید نے مومنوں کی شناخت ہی یہ بتائی ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ صفت جس قوم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے اسے اتنا بلند کر دیتی ہے کہ اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا درحقیقت یہی روح ہے جو زندگی کی علامت ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

لُطف و کرم

ہاتھوں میں جس کے خدمتِ دیں کا علَم رہے
اس پر خدائے پاک کا لطف و کرم رہے

کافی ہے مجھکو حضرتِ مہدی کا آستاں
بے شک نہ کوئی دنیوی جاہ و حشم رہے

یادِ خدا میں دل کو لگا کر ذرا تو دیکھ
دُکھ درد نہ رہے نہ کوئی رنج و غم رہے

تجھ سے ہی مانگتا رہوں دن رات ماہ و سال
یہ سر ترے حضور میں ہر وقت خَم رہے

سمجھیں گے اپنے آپ کو جنت میں گامزن
ربوہ کی سرزمین جو زیرِ قدم رہے

بس آرزو یہی ہے کہ میری زبان پر!
حمدِ خدا و نعتِ رسولِ اُمم رہے

یوں کھو گئے تھے یادِ الٰہی میں رات شوق
دل میں نہ کچھ خیالِ وجود و عدم رہے

عبدالحمید خان شوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح وارشاد اور اس کے ذرائع

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح وارشاد مجلس مرکزیہ

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رکھے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے اپنی ساری ذلتیں قبول نہ کریں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔"

یہ وہ شاندار اعلان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوے کے بعد اپنی پہلی تصنیف "فتح اسلام" میں فرمایا اور ہمیں اس وقت اسلام کی فتح کی بشارت سنائی جبکہ ساری دنیا مسلمانوں کے زوال و انحطاط کے باعث اسلام کی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی اور ابھی اس اعلان پر ۶۰ برس ہی گذرے ہیں کہ دنیا اسلام کی زبردست قوت کا اقرار کرنے لگ گئی ہے مگر یہ تو آغاز ہی ہے بقول حضرت المصلح الموعودؓ

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

اصلاح خلائق کے لئے حضور علیہ السلام نے پانچ ذرائع استعمال فرمائے تھے۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

تالیف و تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دئے گئے" (فتح اسلام ص۱۳)

حضور علیہ السلام نے ان حقائق و معارف پر مشتمل ۸۰ سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ بے شمار لیکچرز دیئے جو آج صفحہ قرطاس پر آکر دنیا کی ہدایت کا باعث بن رہے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ آپ کے بعد آپ کے خلفائے کرام نے بھی جاری رکھا اور جماعت کے علماء بھی نئی سے نئی کتابیں تیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اب جماعت احمدیہ کے پاس ہر مضمون پر کافی و شافی لٹریچر موجود ہے۔ اور دنیا کی مختلف زبانوں میں بھی ضرورت ہے کہ پیاسی دنیا کو اس کے ذریعہ سیراب کیا جائے ہماری تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ دشمن سے دشمن انسان نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کو پڑھا تو وہ آپ کے عاشقوں میں سے ہو گیا۔ سیلون میں ایک دوست تھے۔ جو صبح سیر کے لئے جاتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" (نامکمل ایڈیشن) اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے جو کوئی دوست ملتا اسے پڑھنے کے لئے دیتے۔ پڑھنے کے بعد جب وہ دوبارہ ملتا تو کتاب لکھنے والے کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا۔ پھر کتاب دینے والے سے کہتے کہ وہ معارف صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ اس لئے دئے گئے ہیں کہ ہم ان کو دنیا بھر میں پھیلا دیں تا سب کا بھلا ہو۔

۲- اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات اسلامی مضمون کو غیر قوموں پر ہویدا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔" (ص۱۳)

اس مفید سلسلہ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں خوب فائدہ اٹھایا اور جماعت احمدیہ اب تک اس سلسلہ کو وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جا رہی ہے ۱۹۴۵ء میں جب ہمارے نو مبلغین کا گروپ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ امام مسجد لندن کے پاس پہنچا تو انہوں نے ایک لاکھ اشتہار "قبر مسیح" کے متعلق طبع کروا رکھا تھا جسے ہم سب نے مل کر لندن میں خوب تقسیم کیا۔ جس کا بڑا اچھا اثر ہوا تھا۔ میرا اپنا تجربہ ہے ہم ماریشس میں عید میلاد النبی کے موقعہ پر ہر سال ایک لاکھ پمفلٹ شائع کر کے ہر ماریشس کے گھر پہنچانے کا انتظام بھی کرتے رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہر کس و ناکس اب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے واقفیت رکھتا ہے۔ اشتہارات کا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس پر خرچ کم آتا ہے۔ اور لوگوں کو مختصر وقت میں کچھ معلومات حاصل ہو جاتی ہیں پھر جس کو اس کا مزا آجائے۔ وہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور کتابوں سے مزہ حاصل کر سکتا ہے۔

۳- ملاقات کی غرض سے آنیوالے طالبان حق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"تیسری شاخ اس کارخانہ کی وارد اور صادر اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی بدستور نشوونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دئے گئے اور ان کی کمزوری کو دور کیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے" (فتح اسلام)

یہ تیسرا طریق پیغام حق پہنچانے کا ہے۔ جس کی کئی شکلیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی قائم ہو چکی تھیں مثلاً روزانہ ملاقاتوں کے علاوہ جلسہ سالانہ کا اہتمام بھی حضور نے فرمایا پھر خوشی کی تقاریب پر بھی قادیان میں جلسے منعقد کئے گئے آخری سفر لاہور میں اہل لاہور کو ایک دعوت پر بلا کر ان کی روحانی دعوت کا بھی انتظام حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اصل میں یہی طریق سب سے مفید ہے اور باقی تو اس کے ممد و معاون ہیں۔

مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں ..... ہر ایک مہینے میں غالباً تین سو سے سات سو تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے" (فتح اسلام ص۲۲)

یہ وہ طریق ہے جس کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی استعمال فرمایا تھا۔ اور قیصر و کسریٰ کے علاوہ کئی اور لوگوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تھے ان خطوط کو مؤثر اور مصدقہ بنانے کے لئے مہر "رسول اللہ" والی خاتم (مہر) بھی تیار کروائی تھی۔ آجکل تو Pen Friend Ship کا دروازہ عام ہو گیا ہے۔ ہمیں اس کو نیک کاموں کے لئے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

کشتی نوح اور اس کی تیاری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی وہ مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کا وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا"

یہ پانچواں طریق بھی حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب "فتح اسلام" میں بیان کر دیا ہے۔ گویا دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتے چلے جانا ضروری ہے تا اسلام پر عمل کرنے والوں کی تعداد دوسروں پر غالب آجائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اہم بات ہمیں یہ بتائی ہے کہ "یہ پانچ طور پر سلسلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا اگرچہ ایک سرسری نگاہ والا آدمی تالیف و تصنیف کے سلسلہ کو ضروری سمجھے گا اور دوسری شاخوں کو غیر ضروری اور فضول خیال کرے گا مگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ سب ضروری ہیں اور جس اصلاح کے لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے اور وہ اصلاح بجز استعمال ان پانچ طریقوں کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی" (ص۱۶) پس نہایت ضروری ہے کہ ہم انصار حضور کے فرمودہ ذرائع کی کما حقہ پیروی کریں۔ یہاں تک کہ ساری دنیا مشاہدہ کرے اور اقرار کرلے کہ "اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی شریف احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

(محمد عمر دراز صاحب تنویر لائلپور)

میرے بہنوئی محترم مولوی شریف احمد صاحب (احمد نگر والے) مورخہ ۱۴ر جون کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور ہمارے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نے بہت ہی سادہ طبیعت پائی تھی اور غربت اور تنگ دستی کے باوجود ہمیشہ صابر و شاکر رہے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین فرمایا کرتے۔ نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ اور موصی بھی تھے۔ قلیل آمدنی میں گھر کا خرچ چلاتے اور خدا کا شکر بجا لاتے۔ جب بھی کبھی ہمارے ہاں تشریف لاتے تو جو کچھ پکا ہوتا وہی کھا لیتے۔ اور تکلف سے منع کرتے۔ کبھی کسی کی شکایت زبان پر نہ لاتے اور جب بھی ہم انہیں گھر کے بارے میں پوچھتے تو ہمیشہ یہی کہتے کہ خدا کا شکر ہے۔ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتے اور حال احوال پوچھتے تھے۔ نوجوانی کی عمر میں بھی اس قدر انکساری تھی کہ ہمیں رشک آتا تھا۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ لیکن نمود و نمائش کے قائل نہ تھے۔ صرف خدا کی خاطر کام کرتے۔ ہماری ہمشیرہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے اور دفتر سے آ کر گھر کے کاموں میں ہماری ہمشیرہ کا ہاتھ بٹاتے۔ کبھی ہمشیرہ بیمار پڑ جاتیں تو خود بڑی توجہ سے دوائی وغیرہ پلواتے اور تیمارداری کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ کو دوستوں سے مل کر ایک گونہ خوشی حاصل ہوتی تھی۔ جب بات کرتے مسکرا کر کرتے سلیقے کے ساتھ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے حد محبت رکھتے تھے اور اکثر دعا کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ مہمانداری کا بڑا شوق تھا۔ مہمانوں کے آنے پر خوشی محسوس کرتے اور پہلے مہمانوں کو کھلاتے پھر بعد میں خود کھاتے۔

میرے ساتھ خصوصاً بہت محبت کرتے تھے اور جب بھی ہمارے ہاں آتے بڑے خوشی سے گلے ملتے اور میری پڑھائی کے متعلق پوچھتے اور بتانے پر دعا دیتے اور کہتے کہ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے۔ بہت ہی اچھی طبیعت کے مالک تھے۔

پہلے بھی کمزور سے تھے۔ لیکن ۱۱ر جون بروز جمعہ طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو گھر والوں کو سخت تشویش ہوئی اور اسی وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچایا گیا اور ڈاکٹر صاحب کو دکھانے پر معلوم ہوا کہ حالت زیادہ خراب ہے اس لئے داخل کرنا پڑے گا۔ چنانچہ داخل کر دیا گیا۔ کمزوری بہت زیادہ تھی۔ ۷ بوتلیں گلوکوز دیا گیا۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا اور طبیعت خراب سے خراب تر ہوتی گئی مجھے چونکہ اطلاع دیر سے ملی اس لئے میں اتوار کو ربوہ پہنچا اس وقت ان پر بے ہوشی طاری تھی۔ بعد میں کچھ ہوش آئی تو طبیعت پوچھنے پر کہنے لگے الحمد للہ اور یہ الفاظ آخری دم تک ان کی زبان پر رہے اس سے بھی ان کے صابر و شاکر ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ جب شام کے وقت کچھ طبیعت سنبھل گئی تو میں واپس لائلپور آ گیا لیکن توجہ ان کی طرف رہی اور دل سے ان کے لئے دعا نکلتی رہی لیکن تقدیر کا لکھا کب ٹل سکتا ہے چنانچہ وہ ۱۴ر جون بروز سوموار صبح تین بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے انہیں اسی دن بارہ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا خود کفیل ہو اور ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ان پر رکھے۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

درخواست دعا

میرے بھانجے خواجہ رشید احمد صاحب ابن خواجہ حمید احمد صاحب حال لاہور کا امتحان انجینئرنگ فائنل عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خواجہ محمد حنیف ولد خواجہ محمد شریف صاحب ربوہ

کیا آپ جانتے ہیں

کہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لینا کیوں ضروری ہے؟

اس لئے کہ

۱۔ اس کالج کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا تھا۔

۲۔ اس کالج کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بابرکت سرپرستی حاصل ہے۔

۳۔ اس کالج میں انٹرمیڈیٹ سے لے کر پوسٹ گریجوایٹ کلاسز تک کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔

۴۔ یہ کالج بفضلہ تعالیٰ گذشتہ ربع صدی سے زائد عرصہ سے ملک و ملت کے بچوں کو ہر قسم کی مسموم فضا سے بالکل الگ خالص اسلامی ماحول میں اعلیٰ تعلیم دینے میں مصروف عمل ہے۔

۵۔ اس کالج میں میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس کے مضامین کی تعلیم حاصل کرنے کا تسلی بخش انتظام ہے۔ سائنس گروپس میں سیٹوں کی تعداد معین ہے۔

۶۔ اس کالج کا سٹاف بفضلہ تعالیٰ تجربہ کار اور محنتی پروفیسر صاحبان پر مشتمل ہے۔

۷۔ اس کالج میں فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی اور شماریات وغیرہ کے عمدہ ترین سائنسی سامان پر مشتمل لیبارٹریز موجود ہیں۔

۸۔ سپورٹس کے لحاظ سے بھی اس کالج کی باسکٹ بال۔ روئنگ اور ہاکی وغیرہ کی ٹیمیں ملک بھر میں شہرت رکھتی ہیں۔

۹۔ کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں طلباء کی رہائش کا تسلی بخش انتظام ہے۔

۱۰۔ میٹرک میں وظیفہ کی حد تک ستر فیصد سے زائد نمبر حاصل کرنے والے ذہین طلباء کو سالم فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔ دوسرے مستحق طلباء بھی فیس کی مراعات حاصل کرتے ہیں۔

کالج میں گیارہویں جماعت کا داخلہ ۲۳ر اگست سے شروع ہے۔ اپنے اس قومی اور علمی ادارہ میں زیادہ سے زیادہ ذہین اور محنتی طلباء کو داخل کرا کر فائدہ اٹھائیے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

چندہ تحریک جدید اور اسکی وصولی

احباب کرام کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں اب صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں کے وارث بنیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔"

(الحدیث بمعنی)

قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید

اعلان دار القضاء

مکرم احمد دین صاحب ولد غلام فرید صاحب سکنہ اوڈھگہ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میری خالہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ سردار علی صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۲۶ رقبہ ایک کنال رقبہ واقع محلہ باب الابواب ربوہ الاٹ ہے۔ میں ان کا جائز وارث ہوں۔ لہذا یہ قطعہ اب میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ یعنی مرحومہ کی جگہ ان کے نام کا اندراج کیا جائے اور انہیں مرحومہ کا حقیقی وارث قرار دیا جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

امراء کرام اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ بجٹ ۱۳۵۰-۵۱ ھش ۱۹۷۱-۷۲ء جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر بیت المال آمد)

141

بعدالت جناب جی ایم راچہ صاحب
پی سی ایس ڈپٹی کمشنر جھنگ
کلکٹر

حافظ ولی داد نتی پسران احمد سوندال دختر سلام بہادر ولد سلام مسماۃ سلام مسماۃ ستان مسماۃ جند ال دختر سلام عنایت بیب حاکم پسران سلطان ذات لکھانہ سیال سکنہ بیلہ علی عثمانہ تحصیل شور کوٹ

بنام: گپت رام بنارام گلستان۔ دتو رام پسران حاکم چند بھگوانداس بیوہ بسا داس مودی داس نان چند ذات کٹر و سہگل سکنہ بھارت ریٹن کمشنر جھنگ

دعویٰ فکس الرہن کھاتہ

کھاتہ نمبر ۱۱۔ دیا رام کیلہ ۹ تا ۱۱۔ $\frac{8}{1}$ مربعہ نمبر ۵ کیلہ نمبر ۶۔ ۱۵۔ $\frac{16}{5}$ موضع کوٹ مراد تحصیل شور کوٹ

بمقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں گپت وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن کی تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{9}{71}$ ۱۳ بوقت ۵ $\frac{1}{2}$ بجے بمقام جھنگ صدر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر مقدمہ کی پیروی کریں۔ بعدم حاضری کی صورت میں اُن کے خلاف یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی آج مورخہ $\frac{8}{71}$ ۱۱ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

2906

بعدالت جناب جی ایم راچہ صاحب
پی سی ایس ڈپٹی کمشنر جھنگ
کلکٹر
بنام:

عمر حیات۔ محمد الطاف پسران اللہ بخش قوم بلمانہ سکنہ علانہ۔ امیر محمد۔ پسران ولی۔ عبدالرحمن ولد فتو۔

بنام: جیون رام۔ خزانی رام پسران دلوان چند۔ مسماۃ بھاگوسی بیوہ نبو رام ۲۔ ارام دیوی دتہ ولد گنگا۔ رام داس ولد کرم چند۔ رام دتہ سائیں دتہ۔ رام رنگ۔ دساکھی رام پسران رام رکھیا گوردو دتہ ولد چندا۔ بنھو ولد سوہارا دیو یہ پال دسکھ پال گنیش داس پسران ملا داس رام رتن ولد بھرایا لعل۔

مسماۃ پریتم بائی بیوہ جیون داس۔ وزیر چند ولد ساون مل۔ حاکم بھروا فران۔ بدرھا گانگا رام ولد دیوندتہ۔ ہوکمرام۔ رام رنگ بلاقی رام وزیر چند پسران چندا رام سنت لعل ولد جیونہ رام لال۔ نہال چند چمن لعل پسران نانک چند رام جی۔ سندر لعل چونی لعل۔ پسران امر ناتھ رام ولد بھوانی داس۔ مسماۃ منسا دیوی بیوہ لکھمی داس اقوام کھتری۔ سابنی تارکان وطن۔ حال بھارت۔ ری سیٹلمنٹ انتھارٹی ضلع جھنگ

دعویٰ فک الرھن ھاتا

کھاتہ ۳۳ کا $\frac{1}{2}$ حصہ برقبہ ۱۔ ۷ کھاتہ ۵ کا $\frac{1}{2}$ حصہ برقبہ ۱۔۱۰۔ ۴ کھاتہ نمبر ۵ برقبہ ۲۔۸ کھاتہ نمبر ۷ کا سالم رقبہ ۸۔۱۰ مندرجہ جمعبندی مال ۶۵-۱۹۶۴ء کل رقبہ ۲۶۔۱۰ علانہ

بمقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں جیون رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک وطن کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن کی تعمیل ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{9}{71}$ ۳۰ بوقت $\frac{1}{2}$ ۷ بمقام جھنگ صدر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر مقدمہ کی پیروی کریں۔ عدم حاضری کی صورت میں ان کے خلاف یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی آج مورخہ $\frac{8}{71}$ ۱۱ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

2902

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب
گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سرگودہا
اعلان داخلہ برائے سال ۷۲-۱۹۷۱ء

مندرجہ ذیل شعبوں میں ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر کے سال اول میں داخلہ کے لئے ۳۱ اگست ۱۹۷۱ء تک درخواستیں مطلوب ہیں:۔

۱: الیکٹریکل ٹیکنالوجی ۲۔ مکینیکل ٹیکنالوجی

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیم منظور شدہ ثانوی تعلیمی اداروں سے میٹرک یا ثانوی درجہ کا امتحان پاس ہونا ضروری ہے۔ امیدواروں کا انتخاب صرف قابلیت کی بنیاد پر ہوگا۔ جس کی جانچ فزکس کیمسٹری، اعلیٰ ریاضی ڈرائنگ اور انگریزی کے مضامین میں کامیابی اور حاصل کردہ نمبروں کے میزان سے کی جائے گی۔ ان میں سے کسی مضمون میں فیل شدہ امیدوار داخلہ کے قابل نہیں ہے ٹیکنیکل / پائلٹ / انڈسٹریل سکول سے پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ کی کل ۸۰ نشستیں ہیں جن کی تقسیم حسب ذیل ہے :۔

۱۔ سرگودھا ڈویژن ۵۰ فی صد
۲۔ پنجاب ۳۰ فی صد (جس میں ۳ نشستیں افواج پاکستان کے لئے مخصوص ہیں)
۳۔ پس ماندہ علاقے اور آزاد کشمیر ۱۰ فی صد
۴۔ غیر نصابی سرگرمیاں کھیل وغیرہ ۵ فی صد
۵۔ پولی ٹیکنک کے ملازمین ۳ فی صد
۶ مشرقی پاکستان ۲ فی صد

امیدواروں کا انتخاب صرف ان کی مخصوص نشستوں سے کیا جائے گا، درخواست کے مجوزہ فارم مع پراسپکٹس و ہدایات داخلہ انسٹی ٹیوٹ ہذا سے دو روپیہ کا کراس پوسٹل آرڈر زیر دستخطی کے نام بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائے جاسکتے ہیں۔

زیڈ۔ ڈی بھٹی
پرنسپل

IPL-2003

نوٹس
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جھنگ صدر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جھنگ میں ڈسپنسر کلاس یکم اکتوبر ۱۹۷۱ء سے شروع ہوگی۔ اس میں داخلہ کے لئے ۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۱ء کو امیدواروں کا انٹرویو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جھنگ میں ہوگا۔ امیدوار کے لئے فزکس، کیمسٹری مع سائنس کے مضامین میں میٹرک پاس اور عمر ۱۷ ۔ ۲۵ سال ہونی لازمی ہے۔ صرف جھنگ ضلع کے امیدوار داخلہ لے سکتے ہیں۔ امیدوار نقول اسناد اور رہائشی سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ اصل اسناد۔ سرٹیفکیٹ، امیدوار انٹرویو کے وقت ہمراہ لائیں انٹرویو کے لئے کوئی سفر خرچ وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔ اسناد میٹرک میں نمبر لکھا ہونا لازمی ہے۔

ڈاکٹر ایم ایس یوسف پی ایچ ایس کے
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال جھنگ

IPL 2007

اعلان نکاح

خاکسار کے برادر اکبر مکرم ملک محمد نعیم طارق کا نکاح بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر شگفتہ رحمٰن صاحبہ بنت میجر الطاف حسین خان صاحب گنج مغل پورہ لاہور سے مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب نے ۸ ظہور ۱۳۵۰ ہش مطابق ۸ اگست ۱۹۷۱ء بوقت گیارہ بجے دوپہر احمدیہ مسجد گنج مغل پورہ لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دین و دنیا کے اعتبار سے گوناگوں برکات کا حامل بنائے۔ آمین۔

(ملک وسیم احمد ساجد رحمت بازار ربوہ)

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج میں داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہو رہا ہے یہ کالج گورنمنٹ کا منظور شدہ اور چار سالہ کورس کا ہے۔ ہر سال بورڈ امتحان لیتا ہے۔

روشن مستقبل کے لئے میٹرک پاس طلباء کو بھجوائیں۔ تفصیل کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔

(پرنسپل)

مددگار کارکن کی ضرورت

جامعہ نصرت (سائنس بلاک ربوہ) میں ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے پڑھی لکھی عورت کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مع تصدیق پریذیڈنٹ جماعت یا صدر حلقہ بنام پرنسپل ۲۵ اگست تک روانہ کریں۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ (پرنسپل)

درخواست دعا: میرے مخلص دوست مہر صالح محمد صاحب کو ہڈ لش پیشاب کی تکلیف ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نمایاں صحت عطا فرمائے۔ آمین (غلام احمد میاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں کی ترقی کے سامان کرتا ہے

ورنہ

انسان اپنی ذات میں ایک مشتِ خاک سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔ تم اپنی ہستی کو کیا سمجھتے ہو؟ آخر انسان ہے کیا چیز کہ خدا تعالیٰ اس کی پرواہ کرے اگر خدا تعالیٰ انسان کو خود ہی بطور احسان اپنی طرف بلانے کا سامان نہ کرتا اور اسے فرش سے اٹھا کر عرش تک نہ پہنچا دیتا تو اپنی ذات میں وہ کیا حقیقت رکھتا تھا کہ اس کی طرف توجہ کی جاتی۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہی ہے جس نے انسان کو اٹھایا اور اسے ترقی عطا فرمائی۔ چنانچہ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کے ایک معنے یہی ہیں کہ لَوْلَا دُعَآؤُہٗ اِیَّاکُمْ اِلٰی طَاعَتِہٖ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے یہ لازم نہ کر لیا ہوتا کہ میں اپنے بندوں کو پکاروں گا۔ اور ان کی ترقی کے سامان کروں گا تو تم ایک مشتِ خاک سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا احسان ہی ہے کہ وہ دنیا کی گمراہی پر اپنا کوئی مامور اور مصلح کھڑا کرتا اور بھٹکتی ہوئی مخلوق کو پھر راہ راست کی طرف لاتا ہے وہ اس کے ذریعہ گری ہوئی قوموں کو عزت دیتا اور گمنامی میں زندگی بسر کرنے والوں کو دنیا کا معلم اور بادشاہ بنا دیتا ہے اگر اس نے تمہارے لئے اپنا کلام نازل نہ کرنا ہوتا تو وہ تمہاری اس قدر خاطر و مدارات کیوں کرتا اور تمہارے لئے زمین و آسمان کیوں بناتا۔ پھر تو تمہاری طرف اسے اس قدر توجہ کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہ محض اس کا احسان ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف بلا کر تمہارے لئے عزت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو آپ تمام جہان سے منقطع ہو کر ایک گوشۂ گمنامی میں پڑے تھے اور غارِ حرا میں عبادتیں کیا کرتے تھے آپ نے وہ تمام ذرائع جو دنیوی ترقی کے حصول کے ہیں ترک کر رکھے تھے مگر آپ کے پاس خدا تعالیٰ کا فرشتہ آیا اور اس نے کہا اُٹھ خدا تجھے بلاتا ہے اور پھر اس گوشۂ گمنامی سے نکال کر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کا بادشاہ بنا دیا اور ایسی ترقی عطا کی کہ مذہب اور سیاست اور تمدن اور معاشرت سب پر آپ کا رنگ چھا گیا۔ حتیٰ کہ آپ کے غلام یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بغیر اور لمبا عرصہ دنیا میں تجربات کرنے کے بغیر ہی ہر فن میں دنیا کے استاد بن گئے۔ اور جس میدان میں بھی انہوں نے قدم رکھا تمام دنیا سے آگے بڑھ گئے۔ اگر یہ خدا کی موہبت نہیں تو اور کیا چیز ہے؟

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دفعہ ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ قربانی کے لئے بکری لے آؤ۔ میں نے سوچا کہ مدینہ میں تو اس رقم میں ایک ہی بکری ملے گی۔ مگر کسی گاؤں سے دو مل جائیں گی۔ اس لئے میں نے ایک گاؤں سے ایک اشرفی میں دو بکریاں خرید لیں جب واپس آیا تو مدینہ میں کسی نے پوچھا کہ کیا بکری فروخت کرو گے۔ میں نے کہا ہاں اور ایک بکری ایک اشرفی میں اس کے پاس فروخت کر دی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر میں نے بکری بھی پیش کر دی اور اشرفی بھی۔ اور آپ کے دریافت فرمانے پر میں نے یہ تمام واقعہ عرض کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور آپ نے مجھے دعا دی آپ کی اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجودیکہ عرب اب اینوں اور روڑیوں جیسے تاجر نہ تھے پھر بھی وہ صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے طفیل میری یہ کیفیت ہو گئی کہ اگر میں نے مٹی بھی خریدی تو وہ سونے کے بھاؤ بک گئی۔ لوگ زبردستی اپنا روپیہ میرے پاس تجارت کے لئے چھوڑ جاتے تھے اور میں لینے سے انکار کرتا رہتا تھا یہ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کی صداقت ہی کا ایک کرشمہ تھا ورنہ اس میں اپنے کسی ہنر یا محنت کا دخل نہ تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کی اپنی آواز تھی جس کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے وابستگانِ دامن بھی بڑھتے چلے گئے جیسے اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اس کا کوٹ اور پاجامہ اور دوسرے کپڑے بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے ہیں پھر صحابہؓ نے یہاں تک ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔ اور وہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بن گئے یہ بھی لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ کی صداقت کا ہی ظہور تھا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوئی۔ اور پھر جب آپ بڑھے تو آپ کے وابستگانِ دامن بھی ساتھ ہی ترقی کر گئے یہی حکمت ہے جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (توبہ رکوع ۱۵) کی تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ جب صادقین کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ کھلتا ہے۔ تو ساتھ ہی ان کی معیت اختیار کرنے والے بھی داخل ہو جاتے ہیں"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

جامعہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵ تبوک/ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو ہوگا اور ان کے مستقبل کے پروگرام اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ اس لئے ایسے واقفِ زندگی طلباء جو کم از کم میٹرک پاس ہیں فوری طور پر اپنے مکمل پتے سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جا سکے۔ انٹرویو کے واسطے آنے سے پہلے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارم داخلہ منگوا کر اس کی تکمیل کر لیں۔ تاکہ جن طلباء کا انتخاب ہو ان کے داخلہ میں تاخیر نہ ہو۔

ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحانات میں شامل ہونے والے واقفِ زندگی طلباء بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

مجالسِ انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا اجتماع

مورخہ ۱۲-۱۱ تبوک/ستمبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ اتوار حیدرآباد میں انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انشاء اللہ العزیز مرکزی نمائندہ بھی شامل ہوگا۔ تمام انصار ضلع حیدرآباد سے گذارش ہے کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میرے دو بھائی ظفر اقبال پراچہ عظمت الٰہی پراچہ صاحبان کینیڈا میں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان دونوں کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ظفر اقبال پراچہ دار الرحمت غربی ربوہ

(۲) خاکسار کا بھتیجہ عزیزم معظم احمد ملک چند روز سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل و عاجل شفایابی سے نوازے۔ آمین

ملک نصیر احمد دار الرحمت وسطی ربوہ